امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا اہلِ خراسان پر رشک آتا ہے کہ ان کے درمیان فضل بن شاذان جیسا شخص موجود ہے (رجال کشی)

مختصر اثبات الرجعة

للشيخ

الفضل بن شاذان الأزدي النيسابوري

من اعلام القرن الثالث الهجري

ترجمہ و تحقیق

TIKTOKHAQCOMMUNITY

FAKHARNAQVI290@GMAIL.COM

یہ فرقے کے شیخ اور طائفہ کے معتبر عالم، ابو محمد فضل بن شاذان بن خلیل نیشاپوری (اللہ ان پر اپنی مغفرت فرمائے) کی کتاب "اثبات الرجعۃ" کا ایک مختصر حصہ ہے۔ اللہ ہمیں اس کتاب کے تمام مطالب جمع کرنے اور اس کے قیمتی جواہرات سے روشنی حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

پہلی حدیث

انہوں نے (فضل بن شاذان) فرمایا اللہ ان کی روح کو پاکیزہ رکھے اور ان پر اپنی عظیم نعمتوں کا سایہ کرے ہم سے محمد بن اسماعیل بن بزیع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا وہ کہتے ہیں ہم سے حماد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے ہیں ہم سے ابراہیم بن عمر یمانی نے بیان کیا وہ کہتے ہیں ہم سے ابان بن ابی عیاش نے بیان کیا وہ کہتے ہیں ہم سے سلیم بن قیس ہلالی نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ میں نے امیر المومنین علیہ السلام سے عرض کی کہ میں نے سلمان مقداد اور ابوذر سے قرآن کی تفسیر اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث کے بارے میں کچھ ایسی باتیں سنی ہیں جو لوگوں کے پاس موجود باتوں سے مختلف ہیں پھر میں نے آپ سے بھی ان باتوں کی تصدیق سنی جو میں نے ان سے سنی تھیں اور میں لوگوں کے پاس قرآن کی تفسیر اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث کے بارے میں بہت سی ایسی چیزیں دیکھتا ہوں جن میں آپ ان کی مخالفت کرتے ہیں اور آپ کا موقف یہ ہے کہ وہ سب باطل ہیں تو کیا آپ کا خیال یہ ہے کہ لوگ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھتے ہیں اور قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے کرتے ہیں سلیم کہتے ہیں کہ علی علیہ السلام نے فرمایا

TIKTOK HAQ COMMUNITY

تم نے سوال کیا ہے اب جواب کو غور سے سمجھو لوگوں کے پاس جو کچھ ہے اس میں حق بھی ہے اور باطل بھی سچ بھی ہے اور جھوٹ بھی ناسخ بھی ہے اور منسوخ بھی خاص بھی ہے اور عام بھی محکم بھی ہے اور متشابہ بھی اور اس میں وہ باتیں بھی ہیں جو یاد رکھی گئیں اور وہ بھی جو وہم کا شکار ہوئیں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں آپ پر اس قدر جھوٹ باندھا گیا کہ آپ کو خطبہ دینے کے لیے کھڑا ہونا پڑا اور آپ نے فرمایا اے لوگو مجھ پر جھوٹ باندھنے والے بہت ہو گئے ہیں پس جو کوئی مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے پھر آپ کے بعد آپ پر اس سے کہیں زیادہ جھوٹ باندھا گیا جتنا آپ کے زمانے میں باندھا گیا تھا تمہارے پاس حدیث صرف چار طرح کے آدمیوں سے آتی ہے جن کا پانچواں کوئی نہیں ہے ایک وہ منافق شخص جو اسلام کا اظہار کرتا ہے اور ایمان کا لبادہ اوڑھتا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھنے میں نہ تو کوئی گناہ محسوس کرتا ہے اور نہ ہی اسے کوئی جھجک ہوتی ہے اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ وہ منافق اور جھوٹا ہے تو وہ اس سے حدیث قبول نہ کریں اور اس کی تصدیق نہ کریں لیکن لوگ کہتے ہیں کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے ہے اس نے آپ کو دیکھا ہے اور آپ سے سنا ہے لہذا وہ اس کی حقیقی حالت سے ناواقف ہو کر اس سے روایت لے لیتے ہیں حالانکہ اللہ نے منافقین کے بارے میں وہ سب بتا دیا ہے جو بتانا تھا اور ان کی ویسی ہی صفات بیان کر دی ہیں جیسی ہونی چاہئیں چنانچہ اللہ عزوجل نے فرمایا اور جب آپ انہیں دیکھتے ہیں تو ان کے جسم آپ کو بھلے لگتے ہیں اور اگر وہ بات کریں تو آپ ان کی بات توجہ سے سنتے ہیں گویا وہ دیوار سے لگی ہوئی لکڑیاں ہوں

FIKTOKHAQCOMMUNITY

پھر ایسے لوگ رسول اللہ کے بعد گمراہ اماموں اور جھوٹ بہتان اور فریب کے ذریعے جہنم کی طرف بلانے والے داعیوں کے قریب ہو گئے جنہوں نے انہیں حکومتی عہدے دیے اور انہیں لوگوں کی گردنوں پر مسلط کر دیا اور ان کے ذریعے دنیا کا مال کھایا یقیناً لوگ بادشاہوں اور دنیا کے ساتھ ہوتے ہیں سوائے ان کے جنہیں اللہ بچا لے تو یہ ان چار میں سے پہلا شخص ہے اور دوسرا شخص وہ ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی بات سنی لیکن اسے ویسا یاد نہ رکھ سکا جیسا وہ تھی بلکہ اسے وہم ہو گیا اور اس نے جان بوجھ کر جھوٹ نہیں بولا پس وہ حدیث اس کے پاس ہے وہ اسے بیان کرتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے اور اسے روایت کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میں نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے پس اگر مسلمانوں کو معلوم ہو جائے کہ یہ اس کا وہم ہے تو وہ اسے قبول نہ کریں اور اگر خود اسے بھی پتہ چل جائے کہ یہ اس کی غلط فہمی ہے تو وہ اسے چھوڑ دے

اور تیسرا شخص وہ ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی چیز کے بارے میں سنا جس کا آپ نے حکم دیا تھا پھر بعد میں اس سے منع فرما دیا اور اسے اس کا علم نہ ہو سکا یا اس نے آپ کو کسی چیز سے منع کرتے سنا پھر بعد میں آپ نے اس کا حکم دے دیا اور وہ اس سے بے خبر رہا پس اس نے منسوخ شدہ حکم کو تو یاد رکھا لیکن ناسخ کا اسے علم نہ ہوا اگر اسے معلوم ہو جاتا کہ یہ منسوخ ہو چکا ہے تو وہ اسے ترک کر دیتا اور اگر مسلمانوں کو اسے سنتے وقت یہ معلوم ہو جاتا کہ یہ منسوخ ہے تو وہ بھی اسے مسترد کر دیتے

TIKTOK HAQ COMMUNITY

اور چوتھا شخص وہ ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کبھی جھوٹ نہیں باندھا وہ اللہ کے خوف اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کی وجہ سے جھوٹ سے سخت نفرت کرتا ہے وہ حدیث کو بھولا نہیں بلکہ جو سنا اسے ویسا ہی یاد رکھا پس وہ اسے ویسے ہی لے کر آیا جیسے سنا تھا اس میں نہ تو کوئی اضافہ کیا اور نہ ہی کمی اور اسے ناسخ اور منسوخ کا بھی علم ہے چنانچہ وہ ناسخ پر عمل کرتا ہے اور منسوخ کو چھوڑ دیتا ہے وہ جانتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم قرآن کے حکم کی طرح ہے اور اس میں بھی قرآن کی طرح ناسخ و منسوخ خاص و عام اور محکم و متشابہ ہوتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام بسا اوقات دو پہلو رکھتا تھا یعنی کلامِ عام اور کلامِ خاص جیسے قرآن ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے کہ رسول تمہیں جو دیں اسے لے لو اور جس سے منع کریں اس سے رک جاؤ پس یہ ان لوگوں کے لیے مشتبہ ہو گیا جنہوں نے پہچانا نہیں اور یہ نہ جانا کہ اللہ اور اس کے رسول کی اس سے کیا مراد ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام اصحاب ایسے نہ تھے کہ آپ سے کسی چیز کے بارے میں سوال کرتے اور نہ ہی ہر سوال کرنے والا اسے سمجھ پاتا تھا اور نہ ہی ہر سمجھنے والا اسے محفوظ کر پاتا تھا ان میں ایسے لوگ بھی تھے جنہوں نے آپ سے کبھی کچھ نہ پوچھا تھا اور وہ پسند کرتے تھے کہ کوئی دیہاتی یا مسافر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کرے تاکہ وہ سن سکیں جبکہ میرا حال یہ تھا کہ میں ہر دن اور ہر رات ایک بار آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا جہاں آپ مجھے تنہائی عطا فرماتے اور میں جو پوچھتا آپ اس کا جواب دیتے اور میں آپ کے ساتھ رہتا جہاں بھی آپ تشریف لے جاتے

TIKTOK HAQ COMMUNITY

رسول اللہ کے اصحاب جانتے ہیں کہ آپ نے میرے علاوہ کسی اور کے ساتھ ایسا معاملہ نہیں کیا بسا اوقات رسول اللہ میرے گھر تشریف لاتے اور یہ آپ کے گھر میں میری حاضری سے بھی زیادہ ہوتا تھا جب میں آپ کے کسی گھر میں آپ کے پاس جاتا تو آپ مجھے تنہائی دیتے اور اپنی ازواج کو وہاں سے اٹھا دیتے میرے علاوہ وہاں کوئی نہ رہتا اور جب آپ میرے پاس تنہائی میں تشریف لاتے تو فاطمہ یا میرے بیٹوں میں سے کسی کو وہاں سے نہ اٹھاتے تھے میں جب سوال کرتا تو آپ جواب دیتے اور جب میں خاموش ہو جاتا یا میرے سوالات ختم ہو جاتے تو آپ خود کلام کا آغاز فرماتے پس رسول اللہ پر قرآن کی کوئی ایسی آیت نازل نہ ہوئی جو آپ نے مجھے پڑھ کر نہ سنائی ہو اور مجھے لکھوائی نہ ہو میں نے اسے اپنے ہاتھ سے لکھا اور آپ نے مجھے اس کی تاویل و تفسیر ناسخ و منسوخ محکم و متشابہ خاص و عام اور ظاہر و باطن کی تعلیم دی اور اللہ سے دعا کی کہ وہ مجھے اس کی سمجھ اور حفظ عطا کرے پس جب سے آپ نے میرے لیے دعا فرمائی میں اللہ کی کتاب کی کوئی آیت نہیں بھولا اور نہ ہی وہ علم بھولا جو آپ نے مجھے لکھوایا تھا آپ نے اللہ کی سکھائی ہوئی کوئی حلال و حرام کی چیز کوئی حکم یا ممانعت کوئی اطاعت یا معصیت یا کوئی ایسی چیز جو ہو چکی ہے یا ہونے والی ہے نہیں چھوڑی اور نہ ہی پچھلی نازل شدہ کتابوں کا کوئی حصہ چھوڑا بلکہ وہ سب مجھے سکھایا اور میں نے اسے حفظ کیا میں اس کا ایک حرف بھی نہیں بھولا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مجھے یہ سب بتاتے تو اپنا ہاتھ میرے سینے پر رکھتے اور اللہ سے دعا کرتے کہ وہ میرے دل کو علم و فہم اور حکمت و نور سے بھر دے اور آپ فرماتے کہ اے اللہ اسے سکھا دے اور اسے حافظہ دے اور جو کچھ میں نے اسے بتایا اور سکھایا ہے اس میں سے یہ کچھ نہ بھولے

TIKTOK HAQ COMMUNITY

چنانچہ ایک دن میں نے آپ سے عرض کی کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں اے اللہ کے رسول جب سے آپ نے میرے لیے دعا فرمائی ہے میں کچھ نہیں بھولا اور جو آپ نے مجھے سکھایا اس میں سے کچھ بھی مجھ سے چھوٹا نہیں اور جو آپ نے سکھایا میں نے اسے لکھ لیا تو کیا آپ کو میرے بھول جانے کا ڈر ہے آپ نے فرمایا اے میرے بھائی مجھے تمہارے بارے میں بھولنے یا جہالت کا خوف نہیں ہے بلکہ میں تمہارے لیے دعا کرنا پسند کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ اس نے تمہارے بارے میں میرا جانشین مقرر کر دیا ہے اور تمہارے ان شرکاء کو بھی جن کی اطاعت کو اللہ نے اپنی اور میری اطاعت کے ساتھ جوڑا ہے اور ان کے بارے میں فرمایا ہے کہ اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور تم میں سے جو صاحبانِ امر ہیں میں نے پوچھا اے اللہ کے رسول وہ کون ہیں آپ نے فرمایا وہ میرے بعد اوصیاء ہیں جنہیں چھوڑ دینے والوں کی بے وفائی کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گی وہ قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن ان کے ساتھ ہے وہ قرآن سے جدا نہ ہوں گے اور نہ قرآن ان سے جدا ہو گا یہاں تک کہ وہ حوضِ کوثر پر میرے پاس آئیں گے ان کے ذریعے میری امت کی مدد کی جائے گی ان کی وجہ سے بارش ہو گی ان کے ذریعے بلائیں ٹالی جائیں گی اور ان کی وجہ سے دعائیں قبول ہوں گی میں نے کہا اے اللہ کے رسول میرے لیے ان کے نام بیان فرما دیں آپ نے فرمایا اے علی پہلے تم ہو پھر میرا یہ بیٹا اور آپ نے حسن کے سر پر ہاتھ رکھا پھر

TIKTOK HAQ COMMUNITY

میرا یہ بیٹا اور آپ نے حسین کے سر پر ہاتھ رکھا پھر تمہارا ہم نام اس کا بیٹا علی زین العابدین جو تمہارے زمانے میں پیدا ہو گا اے بھائی اسے میرا سلام پہنچانا پھر اس کا بیٹا محمد الباقر جو میرے علم کو شگافتہ کرنے والا اور اللہ کی وحی کا خزینہ دار ہے پھر اس کا بیٹا جعفر الصادق پھر اس کا بیٹا موسیٰ الکاظم پھر اس کا بیٹا علی الرضا پھر اس کا بیٹا محمد التقی پھر اس کا بیٹا علی النقی پھر اس کا بیٹا الحسن الزکی پھر اس کا بیٹا الحجۃ القائم علیہم السلام جو میرے اوصیاء اور خلفاء کا خاتم ہے اور میرے دشمنوں سے انتقام لینے والا ہے وہ زمین کو عدل و انصاف سے ویسے ہی بھر دے گا جیسے وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہو گی پھر امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا اے سلیم اللہ کی قسم میں اسے پہچانتا ہوں جب وہ رکن اور مقام کے درمیان بیعت لے گا اور میں اس کے انصار کے نام اور ان کے قبیلے بھی جانتا ہوں

محمد بن اسماعیل کہتے ہیں کہ پھر حماد بن عیسیٰ نے کہا میں نے یہ حدیث اپنے مولا ابو عبد اللہ (امام صادق) علیہ السلام کے سامنے ذکر کی تو آپ رو پڑے اور فرمایا کہ سلیم نے سچ کہا مجھ سے یہ حدیث میرے والد نے انہوں نے اپنے والد علی بن الحسین سے انہوں نے اپنے والد حسین بن علی علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے یہ حدیث امیر المومنین علیہ السلام سے اس وقت سنی تھی جب سلیم بن قیس نے ان سے یہ سوال کیا تھا(1)

---

(1)کتاب سلیم بن قیس صفحہ 181 سے 186 شیعہ احادیث اور ان کے مخالفین کی احادیث کے درمیان فرق کی وجہ سے متعلق حدیث شیخ صدوق کی کتاب الاعتقادات صفحہ 118 سے 123 دو مختلف احادیث میں اعتقاد کے باب کے تحت نہج البلاغہ صفحہ 188 سے 190 خطبہ نمبر 210 (یا بعض نسخوں میں 201) کے تحت جہاں امیر المومنین نے احادیث کے اقسام بیان کیے ہیں اصول کافی جلد 1 صفحہ 62 سے 64 باب اختلاف الحدیث حدیث نمبر 1 (اختصار کے ساتھ)

TIKTOK HAQ COMMUNITY

دوسری حدیث

ہم سے محمد بن ابی عمیر نے بیان کیا انہوں نے حماد بن عیسیٰ سے انہوں نے ابن(1) ابی شعبہ حلبی سے انہوں نے ابو عبد اللہ (امام صادق) سے انہوں نے اپنے والد محمد بن علی (امام باقر) سے انہوں نے اپنے والد علی بن الحسین (امام سجاد) سے اور انہوں نے اپنے چچا حسن بن علی بن ابی طالب علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے اپنے نانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان کے بعد آنے والے ائمہ کے بارے میں سوال کیا

تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے بعد ائمہ کی تعداد بنی اسرائیل کے نقباء کی تعداد کے برابر یعنی بارہ ہو گی اللہ نے انہیں میرا علم اور میری سمجھ عطا فرمائی ہے اور اے حسن تم بھی ان میں سے ایک ہو میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول تو پھر ہمارے اہل بیت کا قائم (مہدی) کب خروج کرے گا آپ نے فرمایا اے حسن اس کی مثال قیامت جیسی ہے جس کا علم اللہ نے آسمانوں اور زمین والوں سے چھپا رکھا ہے وہ اچانک ہی آئے گی(2)میں (فضل بن شاذان) کہتا ہوں کہ یہاں درست نام حماد بن عثمان ہے(3)

FIKR O KHAS COMMUNITY

---

(1)ہم نے (ابن) کا لفظ رجال کی کتابوں اور حدیث کی سند کی بنیاد پر ثابت کیا ہے، کیونکہ حماد بن عثمان - جو کہ حماد بن عیسیٰ کی جگہ پر ہے جس کی تصحیح الحر العاملی نے کی تھی اور ہم نے حاشیہ نمبر ۳ میں اس کی تائید کی ہے - وہ عمر بن ابی شعبہ سے روایت کرتے ہیں، اور ابی شعبہ حلبی خاندان کے دادا ہیں، جو کہ وثاہت اور سچائی کی انتہا پر ہیں، وہ امام حسن اور امام حسین علیہما السلام سے روایت کرتے ہیں۔ دیکھئے: جامع الرواۃ ا: ۵۲۹ اور ۶۳۰۔ نقد الرجال تفرشی ۳: ۱۸۳۔ الفوائد الرجالیہ ا: ۲۱۴ اور ۲۱۶۔

(2)اسے خزاز قمی نے کفایۃ الاثر صفحہ ۱۶۸ پر امام حسن علیہ السلام سے مروی نصوص کے باب میں ذکر کیا ہے، اور اس میں "أخفی اللہ علمہا علی أہل السماوات والأرض" (اللہ نے اس کا علم آسمانوں اور زمین والوں سے چھپا رکھا ہے) کی جگہ "ثقلت فی السماوات والأرض" (وہ آسمانوں اور زمین پر بھاری ہے) کے الفاظ ہیں۔

(3) یہ شیخ حر عاملی کی تعلیق (حاشیہ) ہے اور ہم نے ان کی اس تصحیح کی صحت کو ثابت کر دیا ہے۔ دیکھئے: جامع الرواۃ ۱: ۶۳۰۔ معجم رجال الحدیث ۷: ۴۱۹۔ اور حدیث کی کتابوں میں سے: من لا یحضرہ الفقیہ ۳: ۳۵۴ حدیث نمبر ۴۲۴۹، اور ۴: ۵۳۰ المشیخہ۔ وسائل الشیعہ ۱۹: ۳۹۷ حرف العین، نمبر ۲۳۷۔

TKTOKHAQCOMMUNITY

تیسری حدیث

ہم سے عبد الرحمن بن ابی نجران نے بیان کیا انہوں نے عاصم بن حمید سے انہوں نے ابو حمزة الثمالی سے اور انہوں نے ابو جعفر (امام باقر) علیہ السلام سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المومنین علیہ السلام سے فرمایا اے علی عنقریب قریش تمہارے خلاف وہ (عداوت) ظاہر کر دیں گے جو انہوں نے چھپا رکھی ہے اور وہ تمہارے اوپر ظلم کرنے اور تمہیں مغلوب کرنے پر متحد ہو جائیں گے پس اگر تمہیں مددگار مل جائیں تو ان سے جہاد کرنا اور اگر مددگار نہ ملیں تو اپنا ہاتھ روک لینا اور اپنا خون بچانا کیونکہ شہادت تو تمہارے مقدر میں ہے ہی اور جان لو کہ میرا بیٹا دنیا میں تمہارے ظالموں اور تمہاری اولاد اور تمہارے شیعوں کے ظالموں سے انتقام لے گا اور اللہ آخرت میں انہیں سخت عذاب دے گا سلمان فارسی نے عرض کی اے اللہ کے رسول وہ کون ہے آپ نے فرمایا وہ میرے بیٹے حسین کی اولاد میں سے نویں پشت پر ہے جو ایک طویل غیبت کے بعد ظاہر ہو گا پس وہ اللہ کے امر کا اعلان کرے گا اللہ کے دین کو غالب کرے گا اللہ کے دشمنوں سے انتقام لے گا اور زمین کو عدل و انصاف سے ویسے ہی بھر دے گا جیسے وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہو گی سلمان نے پوچھا اے اللہ کے رسول وہ کب ظاہر ہو گا آپ علیہ السلام نے فرمایا اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں لیکن اس کی کچھ نشانیاں ہیں جن میں سے ایک آسمان سے آنے والی پکار ہے مشرق میں زمین کا دھنسنا مغرب میں زمین کا دھنسنا اور مقامِ بیداء پر زمین کا دھنسنا ہے(1)

---

(1) یہ حدیث مرزا حسین نوری کی کتاب النجم الثاقب (جلد ۱ صفحہ ۴۹۷ - ۴۹۸ باب ۵ حدیث ۷) میں فضل بن شاذان کے حوالے سے مکمل طور پر درج ہے۔ نیز یہ الغیبۃ للطوسی (صفحہ ۱۹۳ حدیث ۱۵۵) میں بھی اختصار کے ساتھ اور سند میں تھوڑے اختلاف کے ساتھ مروی ہے۔

TIKTOK HAQ COMMUNITY

چوتھی حدیث

ہم سے صفوان بن یحییٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا وہ کہتے ہیں ہم سے ابو ایوب ابراہیم بن زیاد الخزاز نے بیان کیا وہ کہتے ہیں ہم سے ابو حمزہ ثمالی نے بیان کیا وہ ابو خالد کابلی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں اپنے مولا علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب علیہم السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کے ہاتھ میں ایک صحیفہ دیکھا جس کی طرف آپ دیکھ رہے تھے اور بہت شدت سے رو رہے تھے میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول کے فرزند میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یہ کیسا صحیفہ ہے آپ نے فرمایا یہ اس لوح کا نسخہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہدیہ کیا تھا جس میں اللہ تعالیٰ کا نام اس کے رسول کا نام امیر المومنین کا نام میرے چچا حسن بن علی اور میرے والد علیہم السلام کا نام درج تھا اور میرا نام میرے بیٹے محمد الباقر کا نام ان کے بیٹے جعفر الصادق کا نام ان کے بیٹے موسیٰ الکاظم کا نام ان کے بیٹے علی الرضا کا نام ان کے بیٹے محمد التقی کا نام ان کے بیٹے علی النقی کا نام ان کے بیٹے الحسن الزکی کا نام اور ان کے بیٹے الحجۃ علیہم السلام کا نام ہے جو اللہ کے امر سے قیام کرنے والے اللہ کے دشمنوں سے انتقام لینے والے ہیں جو ایک طویل غیبت اختیار کریں گے پھر ظاہر ہوں گے تو زمین کو عدل و انصاف سے ویسے ہی بھر دیں گے جیسے وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہو گی(1)

---

(1) دیکھئے مرزا حسین نوری کی کتاب النجم الثاقب جلد ۱ صفحہ ۴۹۸ باب ۵ حدیث ۸ جس میں یہ کفایۃ المہتدی کے حوالے سے درج ہے نیز یہ حدیث اصول کافی جلد ۱ صفحہ ۵۲۷ سے ۵۲۸ حدیث نمبر ۳ میں بھی آئی ہے اور الغیبۃ للطوسی صفحہ ۶۹ سے ۷۲ حدیث نمبر ۵ میں امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے جس میں (متن کا) کچھ اختلاف پایا جاتا ہے

THE TRUTH HAQ COMMUNITY

پانچویں حدیث

ہم سے فضالہ بن ایوب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا وہ کہتے ہیں ہم سے ابان بن عثمان نے بیان کیا وہ کہتے ہیں ہم سے محمد بن مسلم نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ ابو جعفر (امام باقر) علیہ السلام نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی بن ابی طالب علیہ السلام سے فرمایا میں مومنین کی جانوں پر ان سے زیادہ حق رکھتا ہوں پھر اے علی تم مومنین کی جانوں پر ان سے زیادہ حق رکھتے ہو پھر حسن مومنین کی جانوں پر ان سے زیادہ حق رکھتا ہے پھر حسین مومنین کی جانوں پر ان سے زیادہ حق رکھتا ہے پھر علی بن الحسین مومنین کی جانوں پر ان سے زیادہ حق رکھتا ہے پھر محمد بن علی مومنین کی جانوں پر ان سے زیادہ حق رکھتا ہے پھر جعفر بن محمد مومنین کی جانوں پر ان سے زیادہ حق رکھتا ہے پھر موسیٰ بن جعفر مومنین کی جانوں پر ان سے زیادہ حق رکھتا ہے پھر علی بن موسیٰ مومنین کی جانوں پر ان سے زیادہ حق رکھتا ہے پھر محمد بن علی مومنین کی جانوں پر ان سے زیادہ حق رکھتا ہے پھر علی بن محمد مومنین کی جانوں پر ان سے زیادہ حق رکھتا ہے پھر حسن بن علی مومنین کی جانوں پر ان سے زیادہ حق رکھتا ہے پھر وہ حجت بن الحسن جس پر خلافت اور وصایت کا سلسلہ ختم ہوتا ہے وہ ایک طویل مدت کے لیے غائب ہو گا پھر ظاہر ہو گا اور زمین کو عدل و انصاف سے ویسے ہی بھر دے گا جیسے وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہو گی(1)

---

(1) یہ حدیث خزاز قمی کی کتاب کفایۃ الاثر کے صفحہ 177 پر عطاء کے واسطے سے امام حسین بن علی علیہما السلام سے مروی ہے اور اسی کتاب کے صفحہ 195 سے 196 پر سہل بن سعد انصاری کے واسطے سے حضرت زہرا سلام اللہ علیہا سے معمولی اختلاف کے ساتھ مروی ہے نیز دیکھئے ابن بابویہ کی الامامۃ والتبصرۃ صفحہ 110 سے 111 حدیث نمبر 97 اور شیخ صدوق کی کمال الدین و تمام النعمہ صفحہ 270 باب 24 حدیث نمبر 15 جہاں یہ سلیم بن قیس کے واسطے سے عبد اللہ بن جعفر طیار سے اختصار کے ساتھ مروی ہے

TIKTOK HAQ COMMUNITY

چھٹی حدیث

ہم سے محمد بن ابی عمیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا انہوں نے غیاث بن ابراہیم سے اور انہوں نے ابو عبد اللہ (امام صادق) علیہ السلام سے روایت کی کہ امیر المومنین علیہ السلام سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول کا معنی پوچھا گیا کہ میں تمہارے درمیان دو گراں قدر چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں اللہ کی کتاب اور میری عترت (یہ پوچھا گیا کہ) عترت سے کون مراد ہیں تو آپ نے فرمایا میں حسن حسین اور حسین کی اولاد میں سے نو ائمہ جن میں سے نواں ان کا مہدی (اللہ ان کے ظہور میں تعجیل فرمائے) ہے یہ اللہ عزوجل کی کتاب سے جدا نہ ہوں گے اور نہ ہی کتاب ان سے جدا ہو گی یہاں تک کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ان کے حوض پر پہنچ جائیں(1)

TITTOTHAQ COMMUNITY

(1)اسے شیخ صدوق نے عیون اخبار الرضا علیہ السلام (جلد 1 صفحہ 60) کے باب ششم (امام رضا علیہ السلام کی امامت پر نصوص کا باب) کی حدیث نمبر 25 میں ذکر کیا ہے۔

ساتویں حدیث

حسن بن محبوب نے مالک بن عطیہ سے اور انہوں نے ابو حمزہ ثابت بن ابی صفیہ دینار سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر امام باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ حسین بن علی بن ابی طالب علیہم السلام نے اپنی شہادت سے ایک رات پہلے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا اے میرے بیٹے تم عنقریب عراق کی طرف لے جائے جاؤ گے اور تم ایک ایسی زمین پر اترو گے جسے عمورا اور کربلا کہا جاتا ہے اور تم وہاں شہید کر دیے جاؤ گے اور تمہارے ساتھ ایک جماعت بھی شہید ہوگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے جو عہد کیا تھا وہ اب قریب آچکا ہے اور میں کل ان کی طرف کوچ کرنے والا ہوں پس تم میں سے جو کوئی واپس جانا چاہتا ہے وہ اس رات چلا جائے میں نے اسے اجازت دے دی ہے اور میری طرف سے اسے کھلی چھٹی ہے آپ نے اس بات پر بہت زیادہ تاکید فرمائی لیکن اصحاب راضی نہ ہوئے اور کہنے لگے اللہ کی قسم ہم کبھی آپ سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ ہم بھی اسی مقام پر پہنچیں جہاں آپ پہنچیں گے جب آپ نے ان کا یہ جذبہ دیکھا تو فرمایا تم سب جنت کی بشارت پا لو اللہ کی قسم جو کچھ ہم پر گزرے گا اس کے بعد ہم جب تک اللہ چاہے گا برزخ میں ٹھہریں گے

TIKTOK HAQ COMMUNITY

پھر اللہ ہمیں اور تمہیں اس وقت دوبارہ اٹھائے گا جب ہمارا قائم ظاہر ہو گا پس وہ ظالموں سے انتقام لے گا اور میں اور تم ان ظالموں کو زنجیروں اور طوقوں اور طرح طرح کے دردناک عذاب میں مبتلا دیکھیں گے آپ سے پوچھا گیا اے فرزند رسول آپ کا قائم کون ہے فرمایا میرے بیٹے محمد بن علی الباقر کی اولاد میں سے ساتواں اور وہ حجت بن الحسن بن علی بن محمد بن علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی میرا بیٹا ہے اور وہی ہے جو ایک طویل مدت کے لیے غائب ہو گا پھر ظاہر ہو گا اور زمین کو عدل و انصاف سے ویسے ہی بھر دے گا جیسے وہ ظلم و ستم سے بھر چکی ہو گی(1)

TIKTOK HAQ COMMUNITY

(1)اس حدیث کو مرزا حسین نوری نے النجم الثاقب (جلد ۱ صفحہ ۵۱۱ - ۵۱۲ باب ۵ حدیث ۲۰) میں فضل بن شاذان سے نقل کیا ہے اور وہاں «فلم یرضوا» کے الفاظ موجود نہیں ہیں۔ نیز یہ حدیث قطب الدین راوندی کی کتاب الخرائج والجرائح (جلد ۲ صفحہ ۸۴۸ باب ۱۶ حدیث ۶۳) میں کچھ اضافے اور اختلاف کے ساتھ مروی ہے۔

آٹھویں حدیث

ہم سے صفوان بن یحییٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا وہ کہتے ہیں ہمیں ابراہیم بن زیاد نے ابو حمزہ ثمالی کے واسطے سے خبر دی اور انہوں نے ابو خالد کابلی سے روایت کی کہ انہوں نے کہا میں اپنے سید و سردار علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب علیہم السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی اے فرزندِ رسول مجھے ان ہستیوں کے بارے میں بتائیے جن کی اطاعت اور محبت اللہ نے فرض کی ہے اور رسول اللہ کے بعد اپنے بندوں پر ان کی پیروی واجب قرار دی ہے آپ نے فرمایا اے کابلی وہ اولی الامر جنہیں اللہ عزوجل نے لوگوں کا امام بنایا اور ان کی اطاعت واجب کی وہ امیر المومنین علی بن ابی طالب ہیں پھر میرے چچا حسن پھر میرے والد حسین اور پھر یہ امر ہم تک پہنچا یہ فرما کر آپ خاموش ہو گئے میں نے عرض کی اے میرے سردار ہمیں امیر المومنین سے یہ روایت پہنچی ہے کہ زمین کبھی اللہ کی حجت سے خالی نہیں رہتی تو آپ کے بعد امام اور حجت کون ہے آپ نے فرمایا میرا بیٹا محمد جس کا نام پہلی کتابوں میں باقر ہے وہ علم کو پوری طرح شگافتہ کرے گا وہی میرے بعد حجت اور امام ہے اور محمد کے بعد اس کا بیٹا جعفر ہے جس کا نام آسمان والوں کے نزدیک صادق ہے میں نے عرض کی اے میرے سردار ان کا نام صادق کیسے ہوا جبکہ آپ سب ہی صادق (سچے) ہیں آپ نے فرمایا مجھے میرے والد نے ان کے والد سے اور انہوں نے رسول اللہ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا جب میرا بیٹا جعفر بن محمد پیدا ہو تو اس کا نام صادق رکھنا

TIKTOK HAQ COMMUNITY

کیونکہ اس کی اولاد میں پانچویں پشت پر ایک شخص ہو گا جس کا نام بھی جعفر ہو گا وہ اللہ پر جرات اور جھوٹ باندھتے ہوئے امامت کا دعویٰ کرے گا پس وہ اللہ کے نزدیک جعفر کذاب ہے جو اللہ پر بہتان باندھنے والا اور اس منصب کا دعویدار ہو گا جس کا وہ اہل نہیں وہ اپنے باپ کا مخالف اور اپنے بھائی کا حاسد ہو گا اور وہی وہ شخص ہو گا جو ولی اللہ (امام مہدی) کی غیبت کے وقت اللہ کے پردے کو فاش کرنے کی کوشش کرے گا پھر علی بن الحسین (امام سجاد) بہت شدت سے روئے اور فرمایا گویا میں جعفر کذاب کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ اپنے زمانے کے ظالم بادشاہ کو ولی اللہ کے معاملے کی تلاش لینے پر اکسا رہا ہے جو کہ اللہ کی حفاظت میں غائب ہوں گے وہ ان کے رتبے سے جہالت اور انہیں قتل کرنے کی حرص اور اپنے بھائی کی میراث ناحق لینے کے لالچ میں ان کے والد کے حرم پر پہرہ بٹھوائے گا ابو خالد کہتے ہیں میں نے عرض کی اے فرزندِ رسول کیا ایسا واقعی ہو کر رہے گا آپ نے فرمایا ہاں میرے رب کی قسم یہ ہمارے پاس اس صحیفے میں لکھا ہوا ہے جس میں رسول اللہ کے بعد ہم پر آنے والی مصیبتوں کا ذکر ہے ابو خالد کہتے ہیں میں نے پوچھا اے فرزندِ رسول پھر کیا ہو گا آپ نے فرمایا پھر رسول اللہ کے اوصیاء اور ائمہ میں سے بارہویں ولی اللہ کی غیبت طویل ہو جائے گی اے ابو خالد اس کی غیبت کے زمانے کے وہ لوگ جو اس کی امامت کے قائل اور اس کے ظہور کے منتظر ہوں گے وہ ہر زمانے کے لوگوں سے افضل ہیں کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے انہیں ایسی عقل فہم اور معرفت عطا فرمائی ہے کہ ان کے لیے غیبت مشاہدے (دیدار) کی منزل میں آگئی ہے اور اللہ نے انہیں اس زمانے میں رسول اللہ کے سامنے تلوار سے جہاد کرنے والوں کے برابر قرار دیا ہے وہی حقیقت میں مخلص اور ہمارے سچے شیعہ ہیں اور اللہ کے دین کی طرف پوشیدہ اور اعلانیہ دعوت دینے والے ہیں اور آپ علیہ السلام نے فرمایا فرج (کشادگی و ظہور) کا انتظار کرنا خود سب سے بڑی فرج ہے

TIKTOK HAQ COMMUNITY

نویں حدیث

محمد بن عبد الجبار نے بیان کیا کہ میں نے اپنے سید و سردار حسن بن علی (امام عسکری) علیہما السلام سے عرض کی اے فرزندِ رسول اللہ مجھے آپ پر فدا کرے میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ آپ کے بعد امام اور اپنے بندوں پر اللہ کی حجت کون ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا میرے بعد امام اور حجت میرا بیٹا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہم نام اور ہم کنیت ہے وہ اللہ کی حجتوں کا خاتم (آخری حجت) اور اس کا آخری خلیفہ ہے عرض کی اے فرزندِ رسول وہ کس کے بطن سے ہے فرمایا وہ ملکِ روم کے بادشاہ قیصر کے بیٹے کی بیٹی کے بطن سے ہے یاد رکھو وہ پیدا ہوگا پھر لوگوں سے ایک طویل مدت کے لیے غائب ہو جائے گا پھر ظاہر ہوگا اور دجال کو قتل کرے گا پس زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسے وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی اس کے ظہور سے پہلے کسی کے لیے یہ حلال نہیں کہ اس کا نام لے یا اس کی کنیت سے اسے پکارے صلوات اللہ علیہ(1)

TIKTOK HAQ COMMUNITY

(1)یہ حدیث مرزا حسین نوری کی کتاب النجم الثاقب (جلد ۱ صفحہ ۵۱۵ باب ۵ حدیث ۲۴) میں درج ہے۔ اور اسی سند کے ساتھ شیخ صدوق نے اسے کمال الدین (صفحہ ۳۸۴ - ۳۸۵ باب ۳۸) میں کچھ اضافے اور اختلاف کے ساتھ روایت کیا ہے

دسویں حدیث

احمد بن اسحاق بن عبداللہ اشعری سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں نے ابومحمد حسن بن علی عسکری علیہما السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے دنیا سے نہیں اٹھایا یہاں تک کہ مجھے میرے بعد میرا جانشین دکھا دیا جو صورت اور سیرت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب سے زیادہ مشابہ ہے اللہ تبارکؑ و تعالیٰ اس کی غیبت کے زمانے میں اس کی حفاظت فرمائے گا پھر وہ ظاہر ہوگا اور زمین کو عدل و انصاف سے ویسے ہی بھر دے گا جیسے وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی(1)

TIKTOK HAQ COMMUNITY

---

(1)اسے شیخ صدوق نے اپنی کتاب کمال الدین (صفحہ ۴۰۹ ذوالقرنین کے بارے میں مروی احادیث کے باب کی حدیث نمبر ۹) میں ذکر کیا ہے، اور مصنف (خزاز قمی) نے اسے اپنی کتاب کفایۃ الاثر (صفحہ ۲۹۴ - ۲۹۵) میں روایت کیا ہے۔

گیارہویں حدیث

محمد بن علی بن حمزہ بن الحسن بن عبید اللہ بن العباس بن علی بن ابی طالب علیہ السلام سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابو محمد امام حسن عسکری علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا اللہ کا ولی اور اس کے بندوں پر اس کی حجت اور میرے بعد میرا جانشین پندرہ شعبان سن دو سو پچپن 255 ہجری کی رات طلوعِ فجر کے وقت ختنہ شدہ حالت میں پیدا ہو چکا ہے اور سب سے پہلے جس نے اسے غسل دیا وہ جنت کے داروغہ رضوان تھے جنھوں نے مقرب فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ مل کر کوثر و سلسبیل کے پانی سے غسل دیا پھر اس کے بعد میری پھوپھی حکیمہ بنت محمد بن علی الرضا علیہم السلام نے اسے غسل دیا۔ اور امام محمد بن علی امام جواد یا مراد امام عسکری علیہما السلام سے ان کی والدہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا ان کی والدہ ملیکہ ہیں جنھیں بعض ایام میں سوسن اور بعض میں ریحانہ کہا جاتا تھا اور صقیل و نرجس بھی ان کے ناموں میں سے تھے۔ (1)

(1) ملاحظہ فرمائیں میرزا نوری کی النجم الثاقب جلد ۱ صفحہ ۱۳۵

TIKTOK HAQ COMMUNITY

بارہویں حدیث

ابراہیم بن محمد بن فارس نیشاپوری نے بیان کیا کہ جب والی عمرو بن عوف نے مجھے قتل کرنے کا ارادہ کیا جو کہ ایک سخت ناصبی شخص تھا اور شیعوں کو قتل کرنے کا بڑا شوقین تھا تو مجھے اس بات کی خبر ہوئی اور مجھ پر شدید خوف غالب آگیا پس میں نے اپنے گھر والوں اور پیاروں کو الوداع کہا اور ابومحمد امام حسن عسکری علیہ السلام کے گھر کی طرف چل دیا تاکہ آپ کو الوداع کہوں کیونکہ میرا ارادہ وہاں سے بھاگ جانے کا تھا جب میں آپ کے پاس پہنچا تو میں نے دیکھا کہ آپ کے پہلو میں ایک کمسن فرزند بیٹھے ہیں جن کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہا تھا میں ان کے نور اور چمک کو دیکھ کر حیران رہ گیا اور قریب تھا کہ میں اپنی پریشانی ہی بھول جاتا تب اس فرزند نے فرمایا اے ابراہیم تم فرار نہ ہو کیونکہ اللہ تبارکؑ و تعالیٰ عنقریب تمہیں اس ظالم کے شر سے بچالے گا میری حیرت اور بڑھ گئی تو میں نے ابومحمد علیہ السلام سے عرض کی اے میرے سردار اللہ مجھے آپ پر فدا کرے یہ کون ہیں جنہوں نے میرے دل کی بات مجھے بتا دی آپ نے فرمایا یہ میرا بیٹا اور میرے بعد میرا جانشین ہے اور یہی وہ ہے جو طویل مدت کے لیے غائب ہوگا اور زمین کے ظلم و ستم سے بھر جانے کے بعد اسے عدل و انصاف سے بھر دے گا میں نے ان کے نام کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہم نام اور ہم کنیت ہیں اور

TIKTOK HAQ COMMUNITY

جب تک اللہ ان کی حکومت اور سلطنت کو ظاہر نہ کر دے تب تک کسی کے لیے یہ حلال نہیں کہ ان کا نام لے یا ان کی کنیت سے پکارے اے ابراہیم تم نے آج جو کچھ دیکھا اور ہم سے سنا ہے اسے اہل افراد کے علاوہ کسی پر ظاہر نہ کرنا پھر میں نے ان پر اور ان کے آباؤ اجداد پر درود و سلام بھیجا اور اللہ کے فضل پر بھروسہ کرتے ہوئے وہاں سے نکلا جبکہ میرا دل امام مہدی علیہ السلام کی بات سے مطمئن ہو چکا تھا پھر میرے چچا علی بن فارس نے مجھے خوشخبری دی کہ خلیفہ معتمد نے اپنے بھائی ابو احمد کو بھیجا ہے اور اسے عمرو بن عوف کو قتل کرنے کا حکم دیا ہے چنانچہ اسی دن ابو احمد نے اسے پکڑ کر اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے اور تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں(1)

TIKTOK HAQ COMMUNITY

---

(1)یہ روایت نوری کی کتاب النجم الثاقب (جلد ۱ صفحہ ۵۱۶ - ۵۱۷ باب ۵ حدیث ۲۷) میں کفایۃ المہتدی کے حوالے سے کچھ اضافے کے ساتھ درج ہے۔

تیرہویں حدیث

عبد اللہ بن حسین بن سعد کاتب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو محمد امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا بنی امیہ اور بنی عباس نے دو وجہوں سے ہم پر اپنی تلواریں کھینچ رکھی تھیں پہلی وجہ یہ کہ وہ جانتے تھے کہ خلافت میں ان کا کوئی حق نہیں ہے اس لیے وہ ڈرتے تھے کہ کہیں ہم اس کا دعویٰ نہ کر دیں اور خلافت اپنے اصل مرکز میں مستقر نہ ہو جائے اور دوسری وجہ یہ تھی کہ وہ متواتر خبروں کے ذریعے اس بات سے واقف ہو چکے تھے کہ جابروں اور ظالموں کی بادشاہت کا خاتمہ ہمارے قائم کے ہاتھوں ہوگا اور انہیں اس میں کوئی شک نہ تھا کہ وہی جابر اور ظالم ہیں پس انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت کے قتل اور ان کی نسل کو مٹانے کی کوشش کی تاکہ اس طرح قائم علیہ السلام کی پیدائش کو روک سکیں یا انہیں قتل کر دیں لیکن اللہ تعالیٰ نے اس بات سے انکار کیا کہ ان میں سے کسی ایک پر بھی ان کا معاملہ ظاہر کرے اور اللہ اپنا نور مکمل کر کے رہے گا خواہ مشرکوں کو برا ہی کیوں نہ لگے(1)

TIKTOK HAQ COMMUNITY

(1)اسے نوری نے النجم الثاقب (جلد ۱ صفحہ ۵۱۷ باب ۵ حدیث ۲۸) میں کفایۃ المہتدی کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اسی کی مانند کاتب بغدادی نے تاریخ الائمہ (صفحہ ۲۲) میں بیان کیا ہے جبکہ شیخ طوسی نے کتاب الغیبہ (صفحہ ۲۲۳ حدیث ۱۸۶) میں اسے اختصار کے ساتھ ذکر کیا ہے

چودھویں حدیث

احمد بن محمد بن ابی نصر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمیں حماد بن عیسیٰ نے حدیث سنائی انہوں نے کہا کہ ہمیں عبداللہ بن ابی یعفور نے خبر دی کہ ابو عبداللہ جعفر بن محمد علیہما السلام نے فرمایا انبیاء اور ان کے اوصیاء کے معجزات میں سے کوئی ایسا معجزہ نہیں ہے مگر یہ کہ اللہ تبارکؑ و تعالیٰ دشمنوں پر حجت تمام کرنے کے لیے ویسا ہی معجزہ ہمارے قائم کے ہاتھوں ظاہر فرمائے گا(1)

TIKTOK HAQ COMMUNITY

(1)ملاحظہ فرمائیں محمد بن الحسن الحر العاملی کی کتاب اثبات الہداۃ (جلد ۵ صفحہ ۳۲۸ باب ۳۳ حدیث ۱۳۷)۔

پندرہویں حدیث

حسن بن علی بن فضال نے حماد بن عیسیٰ سے انہوں نے حسین بن مختار سے انہوں نے ابو بصیر سے انہوں نے عامر بن واثلہ سے اور انہوں نے امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت سے پہلے دس نشانیاں ایسی ہیں جن کا ہونا ناگزیر ہے سفیانی دجال دھواں دابۃ الارض قائم کا خروج سورج کا مغرب سے طلوع ہونا عیسیٰ علیہ السلام کا نزول مشرق میں زمین کا دھنسنا جزیرہ عرب میں زمین کا دھنسنا اور ایک آگ جو عدن کی گہرائی سے نکلے گی اور لوگوں کو محشر کی طرف ہنکا کر لے جائے گی

اور اسی حدیث کو اسی لفظ کے ساتھ حسن بن محبوب رضی اللہ عنہ نے بھی روایت کیا ہے انہوں نے کہا کہ ہم سے علی بن رئاب نے بیان کیا انہوں نے ابو حمزہ ثمالی سے انہوں نے سعید بن جبیر سے اور انہوں نے عبداللہ بن عباس سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کی کچھ نشانیاں ہیں جن میں سے ایک سفیانی ہے اور پھر اسی طرح ذکر کیا سوائے اس کے کہ اس میں دابۃ الارض کا ذکر حذف کر دیا اور یہ اضافہ کیا کہ مغرب میں زمین کا دھنسنا بھی شامل ہے(1)

TIKTOK HAQ COMMUNITY

(1یہ روایت شیخ صدوق کی کتاب الخصال (صفحہ ۴۴۹ حدیث ۵۲) میں حذیفہ بن اسید کے واسطے سے درج ہے نیز کمال الدین (صفحہ ۲۵۱ - ۲۵۲ باب ۲۳) میں ایک طویل حدیث کے ٹکڑے کے طور پر موجود ہے نیشاپوری نے روضۃ الواعظین (صفحہ ۴۸۴ علاماتِ قیامت کے مجلس میں) اسے مرسل طور پر نقل کیا ہے اور مسند احمد بن حنبل (جلد ۴ صفحہ ۷) اور صحیح مسلم (جلد ۴ صفحہ ۱۷۹ قیامت سے پہلے کی نشانیوں کے باب میں) ان سب میں یہ روایت معمولی اختلاف کے ساتھ موجود ہے

سولھویں حدیث

محمد بن ابی عمیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمیں جمیل بن دراج نے حدیث سنائی انہوں نے زرارہ بن اعین سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا اللہ کی پناہ مانگو سفیانی کے شر سے اور دجال سے اور ان کے علاوہ دیگر فتنہ پرور لوگوں سے آپ سے عرض کی گئی اے فرزندِ رسول اللہ دجال کو تو ہم نے پہچان لیا اور آپ کی احادیث کے مضامین سے اس کا حال بھی واضح ہو چکا ہے لیکن یہ سفیانی اور دیگر فتنہ پرور کون ہیں اور وہ کیا کریں گے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا ان میں سے سب سے پہلے جو نکلے گا وہ ایک شخص ہوگا جسے اصہب بن قیس کہا جاتا ہے وہ بلادِ جزیرہ سے نکلے گا وہ لوگوں میں شدید قتل و غارت اور عظیم ظلم ڈھائے گا پھر بلادِ شام سے جرہمی نکلے گا اور بلادِ یمن سے قحطانی نکلے گا اور ان میں سے ہر ایک اپنے علاقے میں بڑی قوت کا مالک ہوگا اور ان کی وجہ سے وہاں کے لوگوں پر ظلم و فتنہ غالب آ جائے گا پس وہ اسی حال میں ہوں گے کہ خراسان سے سمرقندی سیاہ پرچموں کے ساتھ نکلے گا اور سفیانی شام کی وادیوں میں سے وادیِ یابس سے نکلے گا اور وہ عتبہ بن ابی سفیان کی اولاد سے ہوگا یہ ملعون اپنے خروج سے پہلے زہد کا اظہار کرے گا اور بڑی سادہ زندگی گزارے گا جو کی روٹی اور پسے ہوئے نمک پر قناعت کرے گا اور مال و دولت بانٹے گا جس کے ذریعے وہ جاہل اور رذیل لوگوں کے دل جیت لے گا پھر وہ خلافت کا دعویٰ کرے گا تو وہ اس کی بیعت کر لیں گے اور وہ علماء بھی اس کی پیروی کریں گے جو حق کو چھپاتے اور باطل کو ظاہر کرتے ہیں وہ کہیں گے کہ یہ زمین کے بہترین لوگوں میں سے ہے

FIKR-O-KHAQ COMMUNITY

اور اس کا خروج اور یمن سے یمانی کا سفید پرچموں کے ساتھ خروج ایک ہی دن ایک ہی مہینے اور ایک ہی سال میں ہوگا پس سفیانی سے سب سے پہلے قحطانی لڑے گا لیکن وہ شکست کھا کر یمن واپس چلا جائے گا اور یمانی اسے قتل کر دے گا پھر بہت سی جنگوں کے بعد اصہب اور جرہمی سفیانی سے فرار اختیار کریں گے لیکن وہ ان کا پیچکس کر کے انہیں مغلوب کر دے گا اور وہ اپنے ہر مخالف اور لڑنے والے کو مغلوب کر لے گا سوائے یمانی کے پھر سفیانی اطراف میں لشکر بھیجے گا اور بہت سے شہروں کو مسخر کر لے گا اور قتل و فساد میں حد سے گزر جائے گا وہ خراسانی بادشاہ کو روکنے کے لیے روم جائے گا اور وہاں سے فتح مند ہو کر واپس لوٹے گا جبکہ اس کی گردن میں صلیب ہوگی پھر وہ یمانی کا قصد کرے گا تو یمانی اس کے شر کو دفع کرنے کے لیے اٹھے گا پس کئی جنگوں اور سخت مقابلوں کے بعد سفیانی شکست کھائے گا اور یمانی اس کا پیچکس کرے گا پس جنگیں بڑھ جائیں گی اور سفیانی بار بار ہزیمت اٹھائے گا یہاں تک کہ یمانی اسے اور اس کے بیٹے کو نہر اللو پر قیدیوں میں پائے گا اور ان دونوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا پھر وہ یمانی دشمنوں سے بے فکر ہو کر تیس سال حکومت کرے گا پھر اپنی سلطنت اپنے سعادت مند بیٹے کے سپرد کر کے مکہ میں قیام پذیر ہو جائے گا اور وفات تک ہمارے قائم کے ظہور کا انتظار کرے گا اپنے باپ کی وفات کے بعد اس کا بیٹا تقریباً چالیس سال حکومت کرے گا اور یہ دونوں ہمارے قائم علیہ السلام کی دعا سے دنیا میں دوبارہ واپس آئیں گے

زرارہ کہتے ہیں کہ میں نے آپ سے سفیانی کی حکومت کی مدت کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا یہ بیس سال تک پھیلی ہوئی ہے(1)

---

(1)اس حدیث کو بیان کرنے میں مؤلف منفرد ہیں اور اسے قدیم و جدید (دیگر) مصادر اور کتب نے روایت نہیں کیا ہے۔

TIKRIK HAQ COMMUNITY

سترہویں حدیث

انہی سے روایت ہے انہوں نے سیف بن عمیرہ سے، انہوں نے بکر بن محمد ازدی سے اور انہوں نے ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا تین لوگوں یعنی خراسانی سفیانی اور یمانی کا خروج ایک ہی سال ایک ہی مہینے اور ایک ہی دن میں ہوگا اور ان میں یمانی کے پرچم سے زیادہ ہدایت یافتہ کوئی پرچم نہ ہوگا جو حق کی طرف رہنمائی کرے گا(1)

TIKTOK HAQ COMMUNITY

(1) یہ روایت شیخ مفید کی کتاب الارشاد (جلد ۲ صفحہ ۳۷۵ علاماتِ قیامِ قائم کے باب میں) معمولی اختلاف کے ساتھ درج ہے۔ شیخ طوسی نے الغیبہ (صفحہ ۴۴۷ حدیث ۴۴۳) میں اسی کتاب کفایۃ الاثر کے مؤلف رحمہ اللہ کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے۔ طبرسی نے اعلام الوری (جلد ۲ صفحہ ۲۸۴ باب ۴ فصل ۱) میں اور قطب الدین راوندی نے الخرائج والجرائح (جلد ۳ صفحہ ۱۱۶۳ حدیث ۶۳ کے ذیل میں) امام صادق علیہ السلام سے مرسل طور پر اسے روایت کیا ہے۔

اٹھارہویں حدیث

صفوان بن یحییٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمیں محمد بن حمران نے حدیث سنائی کہ امام صادق جعفر بن محمد علیہما السلام نے فرمایا ہمارے قائم کی رعب کے ذریعے مدد کی جائے گی اور نصرت الہی سے ان کی تائید ہوگی، ان کے لیے زمین سمیٹ دی جائے گی اور زمین کے تمام خزانے ان کے لیے ظاہر ہو جائیں گے اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے اپنے دین کو تمام ادیان پر غالب کر دے گا خواہ مشرکین کو برا لگے ان کی سلطنت مشرق و مغرب تک پہنچ جائے گی زمین پر کوئی بھی اجاڑ جگہ ایسی باقی نہ رہے گی جو آباد نہ ہو جائے اور روح اللہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے اور ان کے پیچھو نماز پڑھیں گے

ابن حمران کہتے ہیں کہ آپ سے عرض کی گئی اے فرزند رسول اللہ آپ کا قائم کب خروج کرے گا؟

آپ نے فرمایا جب مرد عورتوں کی اور عورتیں مردوں کی مشابہت اختیار کرنے لگیں، مرد مردوں پر اور عورتیں عورتوں پر اکتفا کرنے لگیں عورتیں زین (سواریاں) استعمال کریں جھوٹی گواہی قبول کی جانے لگے اور سچی گواہی رد کر دی جائے لوگ ناحق خون بہانے زنا کرنے سود کھانے اور رشوت لینے کو معمولی سمجھنے لگیں شریر لوگ نیک لوگوں پر مسلط ہو جائیں شام سے سفیانی اور یمن سے یمانی کا خروج ہو بیداء کے مقام پر لشکر زمین میں دھنس جائے آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک جوان رکن اور مقام کے درمیان قتل کر دیا جائے جس کا نام محمد بن الحسن ہوگا اور لقب نفسِ زکیہ ہوگا اور آسمان سے ایک چیخ (صدا) بلند ہو کہ حق علی اور ان کے شیعوں کے ساتھ ہے

TIKXHAQCOMMUNITY

تو اس وقت ہمارے قائم کا خروج ہوگا پس جب وہ خروج کریں گے تو کعبہ سے پشت لگا کر کھڑے ہوں گے اور ان کے پاس تین سو تیرہ (313) مرد جمع ہوں گے اور سب سے پہلے جو کلام وہ کریں گے وہ یہ آیت ہوگی بَقِيَّتُ اللَّهِ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ اللہ کا بچایا ہوا تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم مومن ہو پھر وہ کہیں گے میں اللہ کا بچایا ہوا بقیۃ اللہ اس کی حجت اور تم پر اس کا خلیفہ ہوں پس کوئی بھی مسلمان انہیں سلام نہیں کرے گا مگر ان الفاظ میں السلام علیک یا بقیۃ اللہ فی ارضہ اے زمین پر اللہ کے بقیہ آپ پر سلام ہو پھر جب ان کے پاس عہد والے لشکر جمع ہو جائیں گے جن کی تعداد چار ہزار مرد ہوگی تو وہ مکہ سے نکلیں گے پھر زمین پر اللہ عزوجل کے سوا کوئی بھی معبود بت صنم وغیرہ باقی نہیں رہے گا مگر یہ کہ اس میں آگ لگے گی اور وہ جل کر خاک ہو جائے گا اور یہ سب ایک طویل غیبت کے بعد ہوگا(1)

TIKTOK HAQ COMMUNITY

(1) مجھے یہ روایت اس سند کے ساتھ دیگر مصادر میں نہیں ملی سوائے میرزا نوری کی مستدرک الوسائل (جلد ۱۲ صفحہ ۳۳۵ باب ۳۹ حدیث ۶) کے جس میں انہوں نے کفایۃ الاثر سے اسے نقل کیا ہے

انیسویں حدیث

محمد بن اسماعیل بن بزیع سے انہوں نے عاصم بن حمید حناط سے انہوں نے محمد بن مسلم ثقفی سے اور انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اسی کے مانند (پچھلی حدیث کی طرح) روایت کی ہے۔

بیسویں حدیث

عبدالرحمن بن ابی نجران رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن سنان سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا وہ لوگ جو اپنے بستروں سے لاپتہ ہو جائیں گے غائب ہو جائیں گے ان کی تعداد تین سو تیرہ ہے جو کہ اہل بدر کی تعداد کے برابر ہے پس وہ صبح کے وقت مکہ میں ہوں گے اور یہی اللہ عزوجل کے اس قول کا مطلب ہے تم جہاں کہیں بھی ہو گے اللہ تم سب کو (ایک ساتھ) لے آئے گا اور یہی لوگ قائم علیہ السلام کے اصحاب ہیں(1)

TIKTOK HAQ COMMUNITY

(1)اسے شیخ صدوق نے کمال الدین (صفحہ ۶۵۴ باب ۵۷ حدیث ۲۱) میں ذکر کیا ہے اور قطب الدین راوندی نے الخرائج والجرائح (جلد ۳ صفحہ ۱۱۵۶ باب علاماتِ خروجِ مہدی عجل اللہ فرجہ) میں امام زین العابدین علیہ السلام سے مروی ایک حدیث کے ٹکڑے کے طور پر اسے نقل کیا ہے اور اسی کے مانند تفسیر قمی (جلد ۲ صفحہ ۲۰۵ سورہ سبا کے ذیل میں) بھی موجود ہے۔

اکیسویں حدیث

احمد بن محمد بن ابی نصر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمیں عاصم بن حمید نے حدیث سنائی انہوں نے محمد بن مسلم سے روایت کی کہ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ آپ کا قائم کب ظاہر ہوگا؟ آپ نے فرمایا جب گمراہی بڑھ جائے گی اور ہدایت کم ہو جائے گی جب ظلم و فساد کثرت سے ہوگا اور نیکی و راستی کم ہو جائے گی جب مرد مردوں پر اور عورتیں عورتوں پر اکتفا کرنے لگیں گی جب فقہا دنیا کی طرف مائل ہو جائیں گے اور اکثر لوگ اشعار اور شاعروں کی طرف راغب ہوں گے جب اہل بدعت میں سے ایک گروہ کی شکلیں مسخ ہو کر بندر اور سور جیسی ہو جائیں گی اور جب سفیانی قتل کر دیا جائے گا پھر دجال نکلے گا اور وہ لوگوں کو بہکانے اور گمراہ کرنے میں حد کر دے گا تو اس وقت ماہ رمضان کی تیئیسویں رات کو قائم علیہ السلام کے نام کی منادی (آسمانی صدا) کی جائے گی اور وہ عاشور کے دن قیام کریں گے گویا میں انہیں رکن اور مقام کے درمیان کھڑا دیکھ رہا ہوں اور جبرائیل ان کے سامنے یہ ندا کر رہے ہوں گے کہ بیعت صرف اللہ کے لیے ہے تب ان کے شیعہ ان کی طرف دوڑ پڑیں گے(1)

JIKDOKHAQ COMMUNITY

(1)مجھے اس کتاب کے مصنف رحمہ اللہ کے علاوہ کوئی اور ایسا نہیں ملا جس نے یہ روایت بیان کی ہو اور اسے حر عاملی نے اثبات الہداۃ (جلد ۳ صفحہ ۵۷۰ نمبر ۶۸۷) میں انہی (مصنف) کے حوالے سے نقل کیا ہے

یہ وہ تمام روایات ہیں جو ہمیں فضل بن شاذان کے رسالہ اثبات الرجعہ سے منقول ملیں جو بعض فاضل محدثین کے قلم سے لکھی ہوئی تھیں اور ان کا اصل نسخے سے مقابلہ بھی کیا گیا ہے اسے محمد الحر (صاحبِ وسائل الشیعہ) نے تحریر کیا ہے

یہ نسخہ صاحبِ وسائل الشیعہ کی ملکیت تھا اور یہ قول کہ یہ وہ تمام روایات ہیں جو ہمیں ملیں آخر تک انہی کے مبارک اور شریف قلم سے لکھا ہوا تھا

TIKTOKHAQ

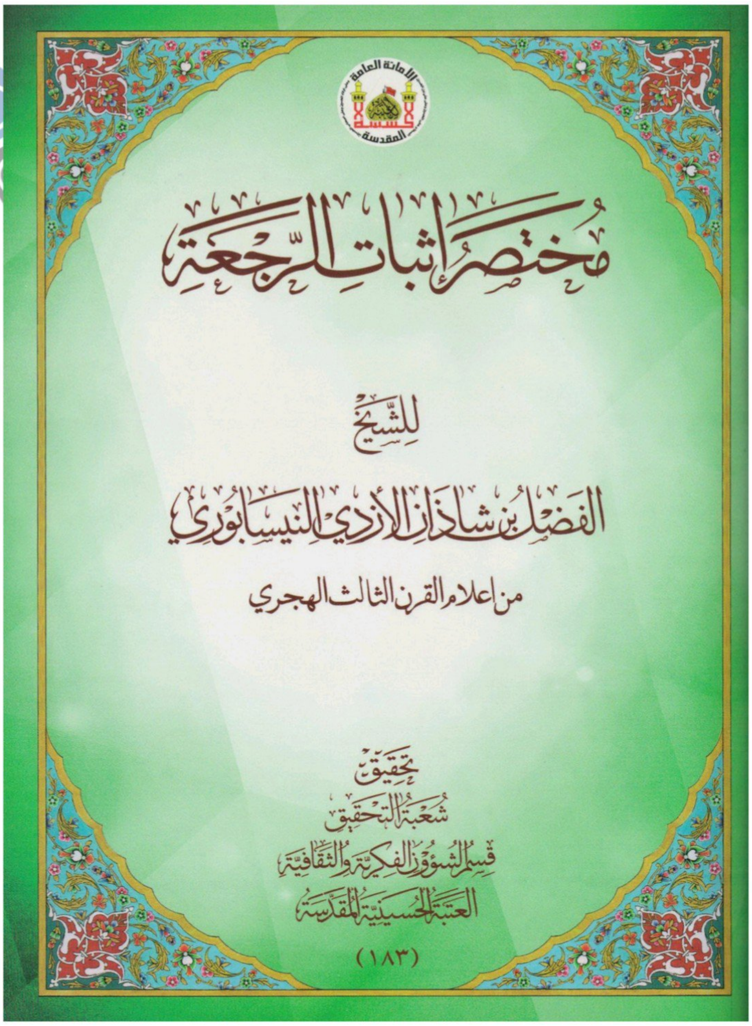

اس نسخے کا اردو ترجمہ اس عربی نسخے سے کیا گیا ہے